www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان
مخر	مَخَرَ پھاڑنا	مسد	(مَسَد مونج کی رسی ص ۲/۴)		مَلِك بادشاہ مَلَك فرشتہ
مخض	(مَخَاض دردِ زہ ص ۲/۴)	مسّ	چھونا۔ پہنچنا تَمَاسّ مجامعت کرنا		مَلَكَ اختیار
مدّ	مُدّت مُدّت۔ مِدَاد سیاہی	مسك	(مِسْك کستوری ص ۱/۲)		مَالِك دوزخ کا فرشتہ۔ مالک
	مَدّ پھیلانا کھینچنا آمَدّ مدد دینا		اَمْسَكَ بخل کرنا۔ روکنا		مَلَكَ اختیار رکھنا
	مَدَّدَ دراز کرنا۔ کھینچنا		تَمَسَّكَ اِسْتَمْسَكَ پکڑنا	ملّ	مِلَّة دین اَمَلَّ لکھوانا
مدن	مَدِینَة شہر (مدینۃ النبی ص ۱/۲)	مسو	مَسَاء شام اَمْسٰی شام کرنا	ملی	مَلِیًّا مدت اَمْلٰی پڑھنا۔ مہلت دینا
مرء	مَرْءُ۔ اِمْرَءٌ مرد	مشج	مَشَجَ ملنا	من	مَنْ جو کوئی۔ کون
	مِرْأَةٌ۔ اِمْرَأَةٌ بیوی عورت	مشی	مَشٰی چلنا	منع	مَنَعَ بچانا۔ روکنا
	مَرِئَ نگلنا	مصر	مِصْر شہر (ایک ملک ص ۱/۲)	منّ	مَنّ و سلوٰی کھانا (طعام)
مرت	(مَارُوت فرشتہ ص ۱/۲)	مضغ	(مُضْغَة لوتھڑا ص ۲/۴)		مَنَّ احسان کرنا۔ روکنا
مرج	مَارِج شعلہ مَرِیج شک و شبہ	مضی	مَضٰی جانا۔ چلنا۔ گزرنا	منو	(مَنَات بت ص ۱/۲)
	مَرَجَ ملانا (مَرْجَان ص ۵/۶)	مطر	مَطَر بارش اَمْطَرَ بارش برسانا	منی	(مَنِیّ نطفہ ص ۲/۴) اُمْنِیَّة خواہش
مرح	مَرَحَ اترانا	مطو	تَمَطّٰی اترانا		ریب المنون گردش ایام
مرد	مَارِد جن مَرِید سرکش	معز	مَعْز بکری		اَمْنٰی منی ٹپکانا (مَنّٰی امید لگانا ص ۴/۱۱۹)
	مَرَدَ اڑنا۔ سرکشی کرنا	معن	مَاعُون۔ سامان مَعِین پانی جاری		تَمَنّٰی آرزو کرنا
	مَرَّدَ ہموار کرنا	معی	اَمْعَاء انتڑیاں	موت	مَاتَ مرنا اَمَاتَ مارنا
مرّ	مَرَّةٌ بار، دفعہ مِرَّة طاقت	مقت	مَقَتَ بیزار ہونا مَقْت بیزاری	موج	(مَاجَ لہریں اٹھنا ص ۱/۴) موج لہر ص ۱/۲
	اَمَرّ کڑوا	مکث	مَکَثَ ٹھہرنا	مور	مَارَ کانپنا
	مَرَّ گزرنا اِسْتَمَرَّ ہمیشہ رہنا	مکر	مَکَرَ تدبیر کرنا	موسی	(مُوسٰی ص ۱/۲)
مرض	مَرِضَ بیمار ہونا مَرِیض بیمار	مکّ	(مَکَّة شہر ص ۱/۲)	مول	مَال۔ مال و دولت
مرو	(مَرْوَة پہاڑی ص ۱/۲)	مکن	مکان جگہ مَکِین رتبہ والا	موہ	مَاء (ج میاہ) پانی۔ بارش
مری	مِرْیَة شک و شبہ مَارَی جھگڑا کرنا		اَمْکَنَ اختیار دینا قابو کرنا (ص ۱/۲)	مہد	مَهْد گود مِهَاد بچھونا
	تَمَارَی۔ اِمْتَرَی شک کرنا		مَکَّنَ اختیار بخشنا		مَهَّدَ بچھانا (مَهَّدَ بھلائی مہیا کرنا ص ۱/۴)
مریم	(مَرْیَم ص ۱/۲)	مکو	مُکَاء آواز	مہل	مُهْل تانبا مَهَل مدت
مزج	مِزَاج ملانا	ملأ	مَلَأ سردار مَلَأَ بھرنا		اَمْهَلَ۔ مَهَّلَ مہلت دینا
مزق	مَزَّقَ پھاڑنا		اِمْتَلَأَ بھر جانا	مہما	مَهْمَا جو کچھ
مزن	مُزْن بادل	ملح	مِلْح پانی کی اقسام	مہن	مَهِین ذلیل
مسح	مَسَحَ جھاڑنا	ملق	اِمْلَاق تنگدستی	مید	مَادَ جھکنا مَائِدَة کھانا (طعام)
مسخ	مَسَخَ بدصورت بنانا	ملك	مُلْك مَلَکُوت بادشاہی	میر	مَارَ خوراک لانا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ سکتے ہیں مگر آل الخیاط نہیں کہہ سکتے۔ ہاں اہل الخیاط کہہ سکتے ہیں۔ اس صورت میں "درزی کے گھر والے"، اس کا معنی ہو گا۔

ماحصل: (۱) اولاد، بیٹے بیٹیاں، پوتے پوتیاں اور آگے تک۔
(۲) اَسْبَاط، نواسے نواسیاں اور آگے تک۔
(۳) ذرّیّت: اس میں پوتے نواسے سب شامل ہیں۔
(۴) مرنے کے بعد کسی کی اولاد کو عقب کہہ سکتے ہیں، اُس کی زندگی میں نہیں۔
(۵) نَسل، کسی شخص کی تمام نچلی پشتیں اس کی نسل ہے۔
(۶) حَفَدَة، پوتے (صرف ذکور) اور بعض کے نزدیک سسرال والے بھی۔
(۷) اَهْل، گھروالے۔ بیوی سمیت۔ اولاد اور اہل خاندان۔
(۸) آل: رشتہ داروں کے علاوہ ذہنی یگانگت رکھنے والے۔

۴۷۔ اُون

کے لیے دو الفاظ آئے ہیں۔ صُوف اور عِهْن

۱۔ صوف: بھیڑ اور مینڈھے وغیرہ کے جسم سے اتاری ہوئی اُون کو صوف کہتے ہیں۔ (ف ل ۳۰) ارشادِ باری ہے:

وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ (۱۶/۸۰)
اور ان (جانوروں) کی اون، پشم اور بالوں سے تم اسباب اور برتنے کی چیزیں (بناتے ہو جو) مدت تک (کام دیتی ہیں)۔

۲۔ عِهْن: اور جب یہ اون رنگ دی جائے تو عِهْن ہے۔ رنگی ہوئی اون۔ قرآن میں ہے:

وَتَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ (۷۰/۸-۹)
جس دن آسمان ایسا ہو جائے گا جیسا پگھلا ہوا تانبا اور پہاڑ جیسے رنگی ہوئی اُون۔

۴۸۔ اُونٹ

کے لیے اِبِل، بَعِيْر، جَمَل، هِيْم، رِكَاب، نَاقَة، ضَامِر، عِشَار، بُدْن، بَحِيْرَة، وَصِيْلَة، سَائِبَه اور حَام۔ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اِبِل: اسم جنس ہے۔ ہر قسم کے اونٹ اور نر و مادہ سب کے لیے مستعمل ہے۔ اس کا تثنیہ اور جمع نہیں آتا۔ اور اس لفظ سے اونٹوں کا گلہ بھی مراد لیا جاتا ہے (مف) ارشاد باری ہے:

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ (۸۸/۱۷)
یہ لوگ اُونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے عجب پیدا کیے گئے ہیں۔

۲۔ بَعِيْر: اسم جنس ہے اور نر و مادہ سب پر استعمال ہوتا ہے۔ جب اونٹ چار سال کا باربرداری کے قابل ہو جائے تو بَعِيْر ہوتا ہے۔ نوجوان اور طاقتور اونٹ (مف فل ۲۷) قرآن میں ہے:

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ
وہ بولے کہ بادشاہ کے (پینے کا) گلاس ہمیں مل نہیں رہا اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اس لفظ کا استعمال کسی کام کو سرعت سے کرنے پر ہونے لگا۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا (۷۳) دن کے وقت تو آپ کو اور بہت سے شغل ہوتے ہیں۔

۱۔ سُبْحَان: سَبَحَ سے مصدر ہے۔ جیسے غَفَرَ سے غُفْرَان فضا میں لاکھوں اور کروڑوں سیارے نہایت تیزی سے گردش کر رہے ہیں۔ جن میں نہ کبھی لرزش پیدا ہوتی ہے نہ جھول اور نہ ہی تصادم یا ٹکراؤ۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان پر کنٹرول کرنے والی ہستی اپنی تقدیر و تدبیر اور انتظام میں نہایت محکم اور ہر قسم کی بے تدبیری اور عیب یا نقص سے پاک ہستی ہی ہو سکتی ہے۔ اور یہی سُبْحَانَ کا معنی ہے۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ایسی مُدبّر ہستی جو اپنی تدبیر محکم سے کائنات کا انتظام چلا رہی ہے، وُہ اس انتظام و انصرام میں بلا شرکت غیرے مختارِ کل ہو۔ کیونکہ کسی بھی دُوسرے کا عمل دخل اس کائنات کے انتظام میں خلل انداز ہو کر اس میں گڑبڑ پیدا کر سکتا ہے۔ لہٰذا سبحان کے معنی وُہ ہستی ہے جو عیب و نقص سے بھی پاک ہو۔ اور وُہ بلا شرکت غیرے مختارِ کل بھی ہو۔ اور کائنات میں اس طرح کی حرکت پذیر تمام اشیا پر پُورا پُورا کنٹرول بھی رکھتی ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ (۱۱۶/۲)

اور یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے۔ (نہیں) وُہ پاک ہے۔ بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور سب اسکے فرمانبردار ہیں

اور کائنات کی جملہ اشیاء کا یہ عمل جس کے تحت وُہ مدبّر ہستی کے مجوزہ قوانین کے تحت سرگرم عمل ہیں۔ ان کی تسبیح، فرمانبرداری یا عبادت کہلاتا ہے۔ گویا کائنات کی جملہ اشیاء زبانِ حال اور اپنے عمل سے اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ ان کا انتظام کرنے والی مدبّر ہستی ہر طرح کے عیوب و نقائص اور شرک سے منزّہ و مبرّا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (۱/۶۱)

جو چیز آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے، سب خدا کی تنزیہہ کرتی ہے اور وُہ غالب بھی ہے اور حکمت والا بھی۔

پھر کائنات اور اس کی جملہ اشیاء کے اس مربوط اور منظم عمل کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ انسان اسکی تنظیم اور باقاعدگی جس میں ایک لمحہ کی بھی تقدیم میں تاخیر ناممکن ہے، نہ جھول ہے نہ تصادم اور ٹکراؤ کو دیکھ کر ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے تو بے اختیار اُس کی زبان سے اس مدبّر کائنات کی بزرگی اور تعریف جاری ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سُبْحَان کا لفظ ایسے مقام پر بھی استعمال ہوتا ہے جب خالق کائنات کی کار آفرینیاں انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔ گویا یہ کلمہ تنزیہہ بھی ہے اور استعجاب بھی۔ ہماری زبان میں "سبحان تیری قدرت" ایسے ہی موقع پر بولا جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا وُہ ذات پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(منجد) یعنی پانی میں موجوں اور لہروں کا تھم جانا۔ اور بمعنی ہموار قطعہ زمین جمع شدہ پانی (مف) قرآن میں ہے:

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا (۴۴/۲۴) اور چھوڑ جا دریا کو تھما ہوا۔

ماحصل: (۱) سَكَنَ: کا استعمال عام ہے۔ ہر چیز کی حرکت کے بعد تھمنے کو سکون کہتے ہیں۔

(۲) سَكَتَ: بولتے بولتے تھم جانے کے لیے اور

(۳) رَهْوًا: پانی پر لہروں اور موجوں کے تھمنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۵ ــــــ تھوڑا

کے لیے قلیل، فتیل، نقیر، قطمیر اور فواق کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ قَلِیل: اس کی ضد کثیر ہے۔ یعنی زیادہ کے مقابلے میں کم، اس کا استعمال عام ہے۔ مقدار، وزن، فاصلہ مدت وغیرہ سب جگہ استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَشْتَرُوا بِاٰيٰتِي ثَمَنًا قَلِيلًا (۲/۴۱) اور نہ لو میری آیتوں پر مول تھوڑا (عثمانیؒ)

۲۔ فَتِیل: فتل بمعنی رسی وغیرہ بٹنا۔ اور فتیل بٹی ہوئی رسی کو کہتے ہیں۔ اس کی مؤنث فتیلۃ ہے۔ جس کے معنی وُہ بتی جس سے چراغ روشن کیا جاتا ہے۔ نیز فتیلہ اس باریک سے دھاگے کو بھی کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں ہوتا ہے (منجد) اور اس لفظ سے بہت تھوڑی مقدار مراد لی جاتی ہے۔ قرآن میں ہے:

وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا (۴/۴۹) اور اُن پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔

۳۔ نَقِیر: نقر الطیر بمعنی پرندہ نے چونچ لگائی۔ اور نقر الطیر الحب بمعنی پرندے نے دانہ چُنا۔ منقار بمعنی چونچ اور نقیر کھجور کی گٹھلی میں چھوٹے سے گول نشان کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کی شکل ایسی ہوتی ہے جیسے کسی پرندے نے چونچ لگائی ہو۔ اور نقیر سے مراد بھی بہت ہی قلیل مقدار لی جاتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا (۴/۵۳) یا اُن کے پاس بادشاہی کا کچھ حصہ ہے (تو) لوگوں کو تل برابر بھی نہ دیں گے۔

۴۔ قِطْمِیر: کھجور کی گٹھلی کے اوپر باریک سا پردہ یا جھلی (منجد) اور اس لفظ سے انتہائی قلیل مقدار مراد ہے جو نہ ہونے کے برابر ہو۔ محاورہ ہے "مَا اَصَبْتُ عَنْهُ قِطْمِيرًا" یعنی "اس سے مجھے کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ (۳۵/۱۳) اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وُہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی (کسی چیز کے) مالک نہیں

۵۔ فَوَاق: دو دفعہ دوہنے کے درمیان کا وقت۔ دوہنے والے کے ہاتھ سے تھنوں کو دبانے اور ہاتھ کھولنے کے درمیان کا وقت (منجد) اور اس سے مراد قلیل وقت یا مدت لی جاتی ہے۔ ارشادِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ (۱۲/۵۵)
حضرت یوسفؑ نے شاہِ مصر سے کہا۔ مجھے ملک کے خزانوں پر مختار بنا دیجئے میں ان کی حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور اس کام سے واقف بھی ہوں۔

ماحصل: (۱) قِنْطَار: مال و دولت کی ایک کثیر مقدار۔

(۲) کَنْز: پوشیدہ جمع شدہ مال۔

(۳) خَزَانَۃ: کسی جنس یا نقدی کا سٹور یا ذخیرہ جس کی حفاظت کا انتظام ہو۔

۱۰۔ خشک ہونا

کے لیے یَبَسَ، ھَاجَ (ھیج) ھَمَدَ، جُفَآءً (جفو) اور غَاضَ (غیض) کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ یَبَسَ (ضد رَطَبَ) یہ لفظ عام ہے۔ کسی چیز سے یا کسی مقام سے پانی یا نمی کا ختم ہو جانا۔ کسی چیز کا خشک ہونا قرآن میں ہے:

اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا (۲۰/۷۷)
اے موسیٰؑ! میرے بندوں کو راتوں رات لے نکل۔ پھر ان کے لیے دریا میں (لاٹھی مار کر) خشک راستہ بنا دو۔

۲۔ ھَاجَ: نباتات کا طبعی تقاضے یا پانی کی کمی کی وجہ سے سبز سے زرد اور خشک ہونا۔ نباتات کا پورے جوبن پر آنا اور پھر روبہ زوال ہونا جب وہ پک کر زرد اور کاٹنے کے قابل ہو جائے (مف) اور ھَاجَ النَّبتُ بمعنی گھاس کا سوکھ جانا۔ اور ھلجت الارض بمعنی زمین کی گھاس کا سوکھنے لگنا۔ (م ل) قرآن میں ہے:

ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَجْعَلُهٗ حُطَامًا (۳۹/۲۱)
پھر (اللہ تعالیٰ زمین سے) کھیتی نکالتا ہے جس کے طرح طرح کے رنگ ہوتے ہیں۔ پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تم اسکو دیکھتے ہو کہ زرد (ہو گئی) پھر اسے چورا چورا بنا دیتا ہے۔

۳۔ ھَمَدَ: پانی نہ ملنے کی وجہ سے زمین کا خشک اور بنجر ہو جانا یا نباتات کا خشک ہو کر سوکھ جانا (مف) نَبَاتٌ هَامِدَۃٌ بمعنی سوکھی ہوئی گھاس اور اَرْضٌ هَامِدَۃٌ بمعنی خشک اور بنجر زمین (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَتَرَی الْاَرْضَ هَامِدَۃً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ (۲۲/۵)
تو دیکھتا ہے کہ زمین خشک پڑی ہے تو ہم اس پر مینہ برساتے ہیں۔ تو وہ پھولتی اور ابھرتی ہے اور ہر طرح کی پر رونق چیزیں اگانے لگتی ہے۔

۴۔ جُفَآءً: جفا یجفوا۔ دریا کا جھاگ یا کوڑا کرکٹ کنارے پر پھینک دینا یا ہانڈی کا ابل کر جھاگ وغیرہ کناروں پر پھینک دینا (مف) اور جفاءً اس بیکار اور بے فائدہ خس و خاشاک کو بھی کہتے ہیں جو دریا کے کنارے پر پڑا سوکھ جاتا ہے۔ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا (۷/۷۴) — تم نرم زمین پر محل بناتے ہو۔

۳- سَاهِرَة : بمعنی زمین یا سطحِ زمین (منجد) ایسی زمین جہاں بکثرت آمد و رفت ہو (مف) ارشادِ باری ہے :

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ (۷۹/۱۴) — وہ بس ایک ڈانٹ ہی ہو گی جس سے وہ سب (مُردے) فوراً سطحِ زمین پر آ جائیں گے

۴- صَعِيْد : صَعَدَ بمعنی چڑھنا۔ اور صَعِيْد بمعنی زمین کا بالائی حصہ۔ بالائی سطح اور اس پر موجود گرد و غبار جو اوپر چڑھ جاتا ہے (مف) ہر ہموار زمین صعد ہے (فل ۱۶) اور بمعنی وجہ الارض زمین کے اُوپر کی مٹی اور گرد و غبار وغیرہ (م-ل) ارشادِ باری ہے :

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا (۵/۶) — پھر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

۵- قِيْعَة اور قَاعًا (قوع) بمعنی کھلا میدان (م-ل) قرآن میں ہے :

اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً (۲۴/۳۹) — اُن کے اعمال ایسے ہیں جیسے میدان میں ریت کہ پیاسا اسے پانی سمجھے۔

۶- صَفْصَف : بمعنی مستوی اور ہموار میدان (فل ۲۶۴) قرآن میں ہے :

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا (۲۰/۱۰۶) — پھر وہ زمین کو کھلا اور ہموار میدان بنا چھوڑے گا جس میں نہ تم کچھ کجی (پستی) دیکھو گے اور نہ ٹیلا (بلندی)

۷- عَرَاء : عَرَا بمعنی ننگا ہونا۔ اور عراء ایسے میدان کو کہتے ہیں جہاں کوئی چیز آڑ کے لیے نہ ہو (مف) چھوٹا صحرا (فل ۲۶) قرآن میں ہے :

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ (۳۷/۱۴۵) — پھر ہم نے اس (حضرت یونسؑ) کو چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھے۔

۸- زَلَق : بمعنی پھسلنا۔ اور صَعِيْدًا زَلَقًا بمعنی چکنی زمین۔ جہاں سے انسان پھسل جائے۔ قرآن میں ہے :

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا (۱۸/۴۰) — یا میرا رب تیرے اس باغ پر آسمان سے کوئی بگولا بھیج دے تو وہ صاف میدان ہو جائے۔

۹- صَفْوَان : بمعنی صاف سطح کی چھوٹی چٹان۔ سِل۔ پتھریلی زمین اور

۱۰- صَلْدًا : بمعنی ٹھوس اور چکنا پتھر۔ رَاْسٌ صَلْدٌ گنجا سر اور صَلْدٌ بمعنی خشک پتھر (فل ۴۵) قرآن میں ہے :

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا (۲/۲۶۴) — اس مال کی مثال ایسی ہے کہ ایک چٹان پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو، اس پر زور کا مینہ برسے جو اسے صاف کر ڈالے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ (۵۸/۱۱) کھل کر بیٹھا کرو۔ خدا تم کو کشادگی بخشے گا۔

ماحصل: (۱) رَحُبَ: صرف جگہ کی فراخی کے لیے۔

(۲) وَسِعَ: گنجائش۔ سمائی اور وسعت خواہ کسی چیز میں ہو۔

اَوْسَعَ: کسی جگہ کو کشادہ کرنا۔

(۳) تَفَسَّحَ: کھل کر دوسرے کے لیے جگہ بنانا۔ www.KitaboSunnat.com

۵۔ فرشتہ

کے لیے مَلَكٌ اور مَلٰٓئِكَة اور رُوْح کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ مَلَكٌ (ج مَلٰٓئِكَة) کا مادہ لأك ہے۔ جس کا معنی پیغام پہنچانا ہے۔ الاکتہ الی فلان بمعنی کسی کو پیغام پہنچانا۔ اور اَلِكْنِیْ بمعنی میرا اسے پیغام دینا۔ اور مَلْاَكٌ اور مَلَكٌ بمعنی پیغام رساں فرشتہ (منجد) اور مَلَكٌ بمعنی فرشتہ شرعی اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس میں یہ تخصیص بھی نہیں کہ وہ ضرور پیغام رساں ہو۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تدبیر کائنات پر مامور ہیں۔ بادلوں کا فرشتہ، موت کا فرشتہ۔ جنت کے اور دوزخ کے فرشتے، سب کے لیے مَلَكٌ اور مَلٰٓئِكَة کا لفظ استعمال ہوتا ہے حالانکہ یہ پیغام رساں نہیں۔ اور کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ندائے غیبی یا ہاتف غیبی کی صورت میں واقع ہوتا ہے تو وہاں مَلَكٌ کے بجائے مَلٰٓئِكَة (جمع) کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (۳/۴۵) اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا، اے مریم اللہ تمہیں اپنی طرف سے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا۔

اس مقام یا اس جیسے دوسرے مقامات پر ملک کی بجائے مَلٰٓئِكَة کا صیغہ کیوں استعمال کیا گیا ہے یہ بات انسانی عقل سے ماوراء ہے۔

۲۔ رُوْح: جس طرح روح کی حقیقت کا علم انسان کو بہت کم دیا گیا اسی طرح روح کے معانی پر احاطہ کرنا بھی انسانی دسترس سے باہر ہے۔ رُوح بمعنی رحمت بھی قرآن میں استعمال ہوا ہے اور بمعنی وحی اور قرآن بھی اور بمعنی فرشتہ بھی۔ وہ فرشتہ جو بالخصوص اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کی طرف پیغام رسانی پر مامور ہے اس کا نام جبریل ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے رُوح اور رُوح الامین اور رسول کریم کے القاب سے پکارا ہے۔ اور جو فرشتہ مریمؑ کی طرف آیا اور انسانی روپ دھار کر اللہ کا پیغام دیا اسے سورۂ مریم میں رُوْح کہا گیا ہے اور سورۂ آل عمران میں مَلَك کی بجائے مَلٰٓئِكَة کہا گیا ہے۔ مفسرین کا خیال ہے کہ یہ رُوح جبریل تھے۔ یہ ممکن ہے اور یہ بھی مسلم ہے کہ مریمؑ نبیہ نہیں تھیں۔ پھر بھی ان کی طرف جبرئیل یا کوئی اور فرشتہ یا فرشتے آئے۔ خدا کا پیغام پہنچایا اور ان سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) تَرَدَّد: خیالات کے اختلاف کی بنا پر ڈانواں ڈول اور لٹکے رہنا۔

(۴) ذبذب: ایسا تردد جس میں اضطراب بھی شامل ہو۔

۶۔۔۔۔لحاظ رکھنا

کے لیے رَقَبَ اور رَعیٰ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ رَقَبَ: کسی کی گردن پر نظر رکھنا۔ کڑی نگہداشت کرنا (مف) اور بمعنی نگرانی کرنا۔ نگہبانی کرنا۔ انتظار کرنا (منجد) پاسداری کرنا۔ قرآن میں ہے:

لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّۃً۔ (۹/۱۰) یہ منافق کسی مسلمان کے لیے نہ تو قرابت کا لحاظ رکھتے ہیں اور نہ عہد و پیمان کا۔

۲۔ رَعیٰ، بمعنی کسی چیز کی حفاظت اچھے طور پر کرنا اور اس کا دھیان رکھنا (مف) کسی عہد یا ذمہ داری کو نباہنا اور اس کی فکر رکھنا۔ اور رَاعِیٌ بمعنی چرواہا جو اپنے ریوڑ کی حفاظت پر مامور ہوتا ہے اور بمعنی کسی چیز کی حفاظت کرنا اور بیرونی خطرات کے دُور کرنے کے اسباب کو دور کرنا ضد اہمال یعنی بغیر چرواہا کے ریوڑ کا چرنا) (فق ل ۱۵) قرآن میں ہے:

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ (۲۳/۸) اور وہ لوگ جو امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں۔

ماحصل: (۱) رقب کا لفظ محض کسی چیز پر کڑی نظر یا بہ کراہت دھیان رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ رعی میں اس چیز کی بطیب خاطر حفاظت بھی مقصود ہوتی ہے۔

لرزنا ۔۔۔۔ دیکھیے ۔۔۔۔ "کانپنا"
لڑکا ۔۔۔۔ دیکھیے ۔۔۔۔ "بچہ"
لڑائی ۔۔۔۔ لڑائی کرنا ۔۔۔۔ دیکھیے ۔۔۔۔ "جنگ"

۷۔۔۔۔لشکر

کے لیے جُنْد، فَوْج، حِزْب، نَفِیْر، فِئَۃ اور ثُبَات کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ جُنْد: فوجی لشکر کے لیے کثیر الاستعمال اور معروف لفظ جس کا استعمال عام ہے۔ جُنْدِیٌّ بمعنی فوجی اور جَنَّدَ بمعنی فوج میں بھرتی کرنا (منجد) (ج جنود) (جُنْد کے علاوہ لشکر کے لیے ایک اور عام لفظ جیش ہے جس کی جمع جیوش ہے۔ اس کا استعمال قرآن میں نہیں ہوا اور دوسرا لفظ عسکر ہے ج عساکر۔ یہ بھی قرآن میں نہیں ہے۔ عساکر اور جیوش عام طور پر ان لشکروں کو کہا جاتا ہے جو اعلانِ جہاد پر مختلف پہلوؤں سے جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں خواہ ان کے پاس سامانِ حرب ہو یا نہ ہو) اور جُنْد صرف مسلح لشکر کو کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ (۲/۲۴۹) جب طالوت فوجیں لے کر روانہ ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) بَلَعَ: نگلنا۔ حلق سے اتارنا۔ عام استعمال ہے۔
(۲) مَرِیءَ: کسی چیز کا بسہولت معدہ تک پہنچ جانا۔
(۳) سَاغَ: کسی چیز کا خوشگوار ہونے کی وجہ سے بسہولت معدہ میں اتر جانا۔
(۴) غَصَّ: کھانے کا گلے میں پھندا لگنا۔
(۵) لَقِفَ: جلدی جلدی کھانا۔ چبائے بغیر نگل جانا۔
(۶) اِلْتَقَمَ: ہڑپ کر جانا۔ بڑے بڑے لقمے بنانا یا ایک ہی دفعہ نگل جانا۔

۲۷ ـــ نہانا ـــ دھونا

کے لیے غَسَلَ اور اِغْتَسَلَ اور طَهَرَ اور اِطَّهَرَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ غَسَلَ بمعنی کسی چیز کو دھونا اور میل کچیل دور کرنا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ (۵/۶) — جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو ہاتھ اور منہ دھو لیا کرو۔

اور اِغْتَسَلَ بمعنی پورے بدن کو میل کچیل سے صاف کرنا یا نہانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا (۴/۴۳) — اور جنبی بھی جب تک نہا نہ لے نماز کے قریب نہ جائے مگر راہ چلتا مسافر (کہ اگر پانی نہ ملے تو تیمم سے نماز ادا کر لے)۔

۲۔ طَهَرَ: طَهُرَتْ کی ضد طَمِثَتْ ہے یعنی عورت کا حیض والا ہونا۔ اور طہرت بمعنی حیض سے فارغ ہونا اور نہا پاک ہونا ہے۔ اور طَهَرَ کا لفظ غَسَلَ سے بہت زیادہ وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ طہارت تین طریقے پر ہے۔ طہارت ظاہری حکمی اور قلبی۔ اس کی مثال یوں سمجھیے کہ اگر کپڑے پر پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں تو کپڑا میلا نہیں ہوتا لیکن ناپاک ضرور ہو جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (۷۴/۴) — اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

گویا طَهَرَ سے مراد کپڑوں کو میل کچیل سے صاف کرنا بھی اور نجاست سے پاک کرنا بھی۔ اور یہی فرق اِطَّهَرَ بمعنی نہانا اور اِغْتَسَلَ بمعنی نہانا میں ہے۔

ماحصل: غَسَلَ اور اِغْتَسَلَ صرف میل کچیل دُور کرنے کے لیے اور طَهَرَ اور اِطَّهَرَ میل کچیل کے علاوہ ناپاکی کو بھی دُور کرنے کے لیے بھی آتا ہے۔

۲۸ ـــ نہیں

کے لیے بہت قسموں کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۴) نقدی

۱۔ وَرِق: یعنی چاندی کا سکہ (منجد) جو کسی بھی دور میں کسی حکومت میں رائج رہا ہو۔ اور آج کل زر کاغذی (نوٹ) کو بھی اہل عرب وَرَقَۃ کہتے ہیں۔ ورقۃ ریال این بمعنی دو ریال کا نوٹ۔ قرآن میں اصحاب کہف کے ذکر میں مذکور ہے:

فَابْعَثُوا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ (۱۸/۱۹) — تو اپنے میں سے کسی کو یہ سکہ دے کر شہر کو بھیجو۔

۲۔ دِرْهَم: ۳½ ماشہ چاندی کا سکہ جو دورِ نبوی میں عرب میں رائج تھا۔ درہم و دینار اصل میں یونانی سکے تھے جو روم اور حجاز میں رائج تھے۔ قرآن میں ہے:

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ (۱۲/۲۰) — اور برادرانِ یوسفؑ نے یوسف کو تھوڑی سی قیمت یعنی چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا۔

۳۔ دِيْنَار: ۴½ ماشہ سونے کا سکہ (ج دنانیر) درہم و دینار میں نسبت یہ تھی، ایک دینار کے ۲۰ درہم ہوتے تھے۔ قرآن میں ہے:

وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ (۳/۷۵) — اور اہل کتاب میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھو تو تمہیں واپس نہ کرے

۵۔ معدنیات اور موتی وغیرہ

۱۔ حَدِيْد: بمعنی لوہا۔ حدّاد بمعنی لوہار اور حِدَادَۃ بمعنی لوہار کا کسب (منجد۔م۔ق) قرآن میں ہے:

اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ (۱۸/۹۶) — میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ۔

۲۔ ذَهَب: بمعنی سونا (ج اذهاب۔ ذهوب۔ ذهبان) ذهبۃ بمعنی سونے کا ٹکڑا (منجد)

۳۔ فِضَّة: بمعنی چاندی۔ اور فَضَّضَ الشَّيْءَ بمعنی کسی چیز پر چاندی کا ملمع کرنا یا چاندی کی جڑائی کرنا۔ (منجد) قرآن میں ہے:

www.KitaboSunnat.com

وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ (۳/۱۴) — اور سونے اور چاندی کے خزانے جمع کیے ہوئے۔

۴۔ زُخْرُف: اصل میں اس زینت کو کہتے ہیں جو ملمع سے حاصل ہو۔ اس وجہ سے سونے کو بھی زخرف کہہ دیا جاتا ہے کیونکہ ملمع عموماً سونے ہی سے کیا جاتا ہے اور یہ زیبائش کا کام دیتا ہے۔ قرآن میں ہے:

اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ (۱۷/۹۳) — یا تمہارا گھر سونے کا ہو۔

۵۔ لُؤْلُؤ: بمعنی موتی (ج لآلی) لُؤْلُؤِيّ۔ موتی کے رنگ کا۔ اور اللئالۃ موتی فروش۔ موتی بیچنے کا پیشہ (منجد)